عورت کی امامت

اسلام کے خلاف ایک نئی سازش

ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

کئی سال سے یہاں امریکا کے مسلمانوں میں ایک نئی بحث نے جنم لیا ہے کہ کیا عورت مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دے سکتی ہے یا نہیں؟ کیا مسجد میں خواتین وحضرات ایک ہی جگہ ایک ہی صف میں شانہ بشانہ کھڑے ہوکر نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ ان سوالات پر یہاں کے مذہبی ودینی حلقوں میں گفتگو ہوتی رہتی تھی۔

لیکن اس سوال پر ایک طوفانی ہلچل مارچ 2005ء میں اس وقت پیدا ہوگئی جب ورجینیا کامن ویلتھ یونی ورسٹی میں اسلامک اسٹیڈیز کے شعبہ کی پروفیسر ڈاکٹر امینہ ودود نے اخبارات میں یہ بیان جاری کیا کہ اسلام میں خواتین کو مسجد کے مرکزی حصہ میں مرد حضرات کے شانہ بشانہ نہ صرف نماز ادا کرنے کا حق حاصل ہے بلکہ عورت کو مساجد میں امامت کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔

ڈاکٹر امینہ ودود نے مزید کہا وہ خواتین کے حقِ امامت کو استعمال کریں گی اور 18 مارچ 2005ء کو نیویارک کے قلب میں ہٹن کے ڈاوئنگ ہال میں جمعہ کا خطبہ دیں گی اور نماز جمعہ کی امامت کرائیں گی۔

یہ بات واضح رہے کہ ڈاکٹر امینہ ودود اس سے پہلے بھی نماز جمعہ کی امامت کرانے کا اعلان کر چکی تھیں تاہم ان کو نامعلوم مقامی مسلمانوں کی جانب سے مبینہ طور پر ملنے والی دھمکیوں کے باعث اپنا پروگرام منسوخ کرنا پڑا تھا۔ تاہم اس مرتبہ معاملہ ذرا مختلف تھا۔ انہیں اس بار بعض مسلم تنظیمات کی حمایت حاصل تھی جس میں مسلم ویک اپ ڈاٹ کام نامی ایک ویب سائٹ اور اس کے ایڈیٹر احمد نست، مسلم ویمن فریڈم ٹاورز، میڈیا کوآرڈینیٹر آف مسلم وومن نامی تنظیم اور اس کی ترجمان سارہ طنطاوی اور حال ہی میں قائم ہونے والی نئی تنظیم پروگریسو مسلم یونین شامل ہیں۔

حفظ ماتقدم کے طور پر اس مخلوط نماز جمعہ میں شرکت کے متمنی خواتین وحضرات نے ایک خصوصی فارم پر کیا تھا۔ جس کی جانچ پڑتال اور تحقیقات کے بعد اس مخلوط نماز جمعہ میں شرکت کے متمنی حضرات کو ان کی شمولیت کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس سارے ڈرامے کو جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے بعض مسلم تنظیمات اور مسلم شخصیات کی بھی مکمل حمایت حاصل تھی۔ ان تنظیمات اور مسلم شخصیات جس میں مرد وخواتین دونوں شامل ہیں کا دعوی ہے کہ مسجد جو کہ مسلمانوں کا علمی، فکری معاشرتی، سیاسی اور سب سے بڑھ کر روحانی مرکز ہے اس پر مرد حضرات نے غیر ضروری غاصبانہ قبضہ کیا ہوا ہے اور محراب ومنبر پر مردوں کا غاصبانہ قبضہ، مسلمان خواتین کی اسلامی تعلیم کے حصول اور روحانی تسکین کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

ان حضرات کا یہ کہنا ہے کہ ڈاکٹر امینہ ودود کی جانب سے یہ اقدام مساجد کو مرد مسلمانوں کے قبضے سے چھڑانے کا پہلا قدم ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اسلام میں مخلوط یعنی مرد و عورت کو ایک دوسرے کے شانہ بشانہ نماز پڑھنے کی اجازت ہے کیوں کہ ایسا کرنے سے نہ تو قرآن مجید نے روکا ہے اور نہ احادیث میں اس کی ممانعت ہے۔ (نعوذ باللہ) ڈاکٹر امینہ ودود کے اس مبینہ اعلان اور پھر نماز جمعہ کی امامت نے امریکی مسلمانوں میں خصوصاً اور ساری دنیا کے غیور مسلمانوں میں عموماً اضطراب اور غم و غصہ کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ امریکی مسلم قیادت نے اس پر شدید ردعمل کا اظہار بھی کیا ہے۔

اگر ان حرکتوں کو ذرا گہری نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ اسلام کے خلاف ایسی حرکتیں اور سازشیں اوائل اسلام سے ہی ہوتی رہی ہیں، پروگریسیو اسلام یا ماڈرن اسلام کے نام پر یہ حربے پہلے بھی استعمال کیے جا چکے ہیں اور عورتوں کے معاملے میں یہ حربہ اس طرح استعمال کیا جاتا ہے کہ ان کی برین واشنگ کر کے ان کے دماغوں میں یہ خناس ڈال دیا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ امتیاز (Discrimination) ہو رہا ہے۔ اسلام میں عورتوں کو مردوں سے الگ نماز کا حکم خواتین کے تحفظ، تقدس، احترام کی وجہ سے ہے۔

نماز میں عورت کی امامت کیوں جائز نہیں؟ اسلام میں عورتوں کو برابر حصہ کیوں نہیں ملتا؟ پروگریسیو اسلام کی ان ماڈرن خواتین نے اپنی زندگی میں کبھی پنج گانہ نماز کی پابندی بھی نہیں کی ہوگی، مگر امامت کا پورا پورا شوق ہے۔

حیران کن بات یہ ہے کہ طالبان کے ہاتھوں گرفتار اور پھر رہا ہونے والی برطانوی صحافی خاتون (Evyonne Ridley) جو کہ ایک کٹر عیسائی تھیں انہوں نے اسلام میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں پڑھا اور اس سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں، جب کہ وہ خواتین جو پیدائشی مسلمان ہیں وہ مغرب کی تقلید اور خوشنودی میں اتنا آگے بڑھ گئیں کہ انہیں مسلمان لکھتے ہوئے قلم شرمندگی محسوس کر رہا ہے۔ یہ اسلامیات کی نام نہاد پروفیسر اسلام کی بنیادی معلومات سے بھی عاری معلوم ہوتی ہے ورنہ ان کو یقیناً معلوم ہوتا کہ مذہب اسلام نے عورت کو انتہائی بلند و بالا رتبہ و مقام عطا کیا ہے چاہے وہ عورت ماں ہو، بہن ہو، بیٹی ہو یا بیوی ہو عورت اماموں اور انبیا کی ماں ہے اور ماں کے قدموں تلے جنت قرار دی گئی ہیں اور بتایا گیا کہ اگر ماں تم سے راضی اور خوش ہے تو گویا یہ سمجھو کہ تمہیں جنت کی ضمانت مل گئی، اسلام وہ واحد مذہب ہے جس کی تعلیم یہ ہے کہ مرد جو کمائے اس میں عورت کا حصہ ہے مگر عورت کی کمائی یا مال میں مرد کا کوئی حق نہیں، عورتوں کے ایام مخصوصہ میں اس کو نماز، روزہ، تلاوت جیسی اہم عبادت سے چھوٹ دی گئی ہے۔

اہل مغرب ایسی دہن دریدہ خواتین کی سرپرستی کرتے ہوئے ذرا نہیں تھکتے اور انہیں امینہ ودود جیسی عورتوں کے معاملے میں عورتوں کے حقوق (Women Rights) یاد آ جاتے ہیں لیکن ان مغرب والوں کو پوری دنیا میں عورتوں پر ہونے والے مظالم دکھائی نہیں دیتے۔ حال ہی میں ہندوستان کے اخبار ہندوستان ٹائمز میں (National Crime Report Bureau NCRB) کے مطابق ہندوستان میں 59 خواتین روزانہ خودکشی کر لیتی ہیں اور ہر گھنٹے میں دو خواتین زیادتی کا شکار ہوتی ہیں، جہیز نہ لانے پر ہر روز ایک دلہن کی موت واقع ہوتی ہے، یہ دنیا کے ایک

بڑے جمہوری ملک ہندوستان کی بات ہے مغربی میڈیا کو عورتوں پر یہ ظلم دکھائی نہیں دیتا وجہ اس کی یہ ہے کہ نہ تو وہ دلہن مسلمان ہے اور نہ اس کو مارنے والے مسلمان ہیں سنگاپور میں خواتین کن مسائل ومشکلات سے دوچار ہیں اس سے کسی کو کوئی سروکار نہیں دنیا بھر میں سنگل ماؤں کا سب سے زیادہ تناسب امریکا میں ہے، سب سے زیادہ ہم جنس پرست عورتیں امریکا میں ہیں ایک سروے کے مطابق نیویارک کی ٹرینوں میں ہونے والی تقریباً اسی فی صد لڑائیاں صرف عورتوں میں ہوتی ہیں مگر ایک مسلمان عورت ایک مسلمان مرد کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز کیوں نہیں پڑھ سکتی اس کا سب سے زیادہ مروڑ مغربی میڈیا کو ہو رہا ہے مغربی ذرائع ابلاغ اسلام پر حملہ کرنے کے مختلف بہانے تراشتے رہتے ہیں Women Rights بھی ان کے حیلوں میں سے ایک اہم حیلہ ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے بعض اسلامی ممالک بشمول پاکستان میں معاشرتی سطح پر عورت کے ساتھ بے پناہ زیادتی ہوئی ہے جو کہ اب ہمارے کلچر کا حصہ بن گئی ہے۔

امریکی اخلاق باختہ اداکارہ میرل اسٹریب نے خواتین کی عالمی کانفرنس کے بعد اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر واقع نیویارک میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے خواتین سے متعلق قوانین پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ عورت کویت میں ووٹ نہیں دے سکتی، سعودی عرب میں گاڑی نہیں چلاسکتی برطانیہ میں سب میرین کے طور پر کام نہیں کرسکتی اور اگر پاکستان میں زنا بالجبر کا شکار ہو جائے تو اسے چار بالغ مردوں کی گواہی چاہیے۔"

جب کہ امریکی میڈیا مختاراں مائی کو بار بار فوکس کر رہا ہے، حال آنکہ خود امریکا میں اور مغرب میں عورت کی حیثیت سکینڈ ہینڈ بستر سے زیادہ نہیں۔ جس پر جو چاہے بیٹھے جو چاہے اسے استعمال کرے اور جب چاہے اٹھا کر باہر پھینک دے اور اسے اس پر افسوس تک نہ ہو۔ عورتوں کی سب سے زیادہ بے حرمتی امریکا میں ہوتی ہے ہر منٹ پر کسی نہ کسی عورت کے منہ پر تھپڑ پڑتا ہے سب سے زیادہ ڈپریشن کا شکار مغرب کی عورت ہے مغرب ہی میں عورت ہر قسم کے تحفظ سے عاری ہے ہر عورت یہاں کام کرتی ہے اور پھر گھر آکر بھی اسے دو کام کرنے ہوتے ہیں ایک گھر اور بچوں کی دیکھ بھال دوسرے شوہر کے ہاتھوں مار کھانا، عورت سے مار پیٹ امریکی مرد کا محبوب مشغلہ ہے لیکن بنک اکاؤنٹ مرد اپنے تصرف میں رکھتا ہے۔ جہاں تک ڈاکٹر امینہ ودود کا نماز کی امامت کا معاملہ ہے تو یہ اغیار کے ہاتھوں میں کھیلنے کے علاوہ سستی شہرت حاصل کرنے کا بھونڈا طریقہ ہے۔ افریقن امریکن امام مولانا عبدالباقی نے ٹیلی فون پر مجھ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اس آزاد ملک میں امینہ ودود اور ان جیسے دیگر گمراہ لوگ اور بھٹکے ہوئے مسافر جو چاہیں اس کے کرنے کا قانونی حق رکھتے ہیں، تاہم ان افراد کے عزائم انتہائی واضح ہیں یہ لوگ اسلام کی روح کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ ان نادانوں کو دھونس اور دھمکی سے نہیں سمجھایا جاسکتا یہ لوگ قابل رحم ہیں اور ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں، اللہ انہیں ہدایت دے۔ ایسے لوگوں کا میڈیا میں مدلل طریقے سے جواب دینا چاہیے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اسلام سیدھا سادہ اور سچا مذہب ہے، جسے سمجھنے کے لیے کسی کا آئن اسٹائن ہونا ضروری نہیں، اسلام کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے اور قرآن وسنت (حدیث) میں عورت کی امامت کی قطعاً گنجائش نہیں جو اس سے

روگردانی یا انحراف کرے گا یا ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائے گا۔

ڈاکٹر امینہ ودود کا دعویٰ ہے کہ وہ محراب و منبر کو مردوں کے قبضے سے چھڑا کر دین اسلام کی خدمت کرنا چاہتی ہیں اس انداز کا دعویٰ بذات خود خطرے کا الارم ہے۔ اس سے پہلے مفسدین و منافقین انما نحن مصلحون کہہ چکے ہیں۔ ڈاکٹر امینہ ودود نے اس کام کے لیے جس وقت کا تعین کیا ہے ان کے اس اقدام کا وقت کئی اور ممکنات کی جانب بھی اشارہ کرتا ہے جس میں مسلمان مخالف قوتوں کا ایجنڈا، دنیا میں مصنوعی طور پر بڑھائی جانے والی خود ساختہ جمہوریت اور ریفارم مومنٹ کے نام پر مذاہب اور معاشروں کی ترتیب نو اور مسلم معاشرے میں مردوں کے کنٹرول کو کم کرنے جیسی کوششیں شامل ہیں جو کسی طرح بھی دین متین کی خدمت نہیں بلکہ ایک نیا فتنہ کھڑا کرنے کے انتہائی اقدام کے مترادف ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اوائل اسلام میں خواتین کے مسجد کے تعلق سے اہم کردار کی مثالیں موجود ہیں تاہم ایسی کوئی مثال جہاں کسی خاتون کو امامت کے لیے کھڑا کر دیا گیا ہو نہیں ملتی۔

اسلام میں عورت کو ذمہ داری کم اور حقوق زیادہ دیئے گئے ہیں، جہاں ذمہ داریوں کا زیادہ بوجھ مرد پر ڈالا گیا وہیں عورت پر حقوق کی فراوانی کی گئی۔ ایسے میں ان نام نہاد ترقی یافتہ یا تعلیم یافتہ خواتین کی جانب سے حقوق کے نام پر ذمہ داریوں کا دعویدار ہونا بذات خود مسلم علما، دانش ور، اسکالرز اور فقہا کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے ہمیں مغرب کے میڈیا اور ڈاکٹر امینہ ودود اور اسی قماش کے دوسرے افراد سے نمٹنے کا طریقہ آنا چاہیے ان سے گفتگو کرتے ہوئے ہمیں اپنا انداز (Pro Active) رکھنا چاہیے اور کبھی بھی (Re-Active) نہیں ہونا چاہیے اور اس قسم کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے ہماری گفتگو Logical یا Defensive نہیں ہونا چاہیے چلتے چلتے آخر میں اپنے قارئین کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ عورت کی امامت اور مسجد میں مردوں کے شانہ بشانہ عورتوں کی نماز کی تحریک کی اصل محرکہ اور روح رواں مارگن ٹاؤن ویسٹ ورجینیا کی ایک نام نہاد مسلمان اسرٰیٰ نعمانی ہیں۔ چار سال قبل اسرٰیٰ نعمانی نے عورت کی امامت کے فتنے کی بنیاد اس طرح رکھی کہ وہ اپنی چند ہم خیال عورتوں کو لے کر مارگن ٹاؤن ویسٹ ورجینیا کی مسجد میں گھس گئی اور ان عورتوں نے مطالبہ کیا انہیں مردوں کے شابہ بشانہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ مسجد کی انتظامیہ نے انہیں مردوں کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی اجازت دے دی لیکن مردوں کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے منع کر دیا اسرٰیٰ نعمانی یہ معاملہ عدالت تک لے گئی، عدالت نے اسرٰیٰ نعمانی کے حق میں فیصلہ دے دیا اس عدالتی فیصلہ کے بعد سے اسرٰیٰ نعمانی اور اس کے ساتھیوں کا یہ طریقہ کار ہے کہ وہ اعلان کر دیتے ہیں کہ وہ فلاں دن فلاں مسجد میں مخلوط نماز پڑھیں گے پھر اس دن وہ اس مسجد میں گھس جاتے ہیں باہر پولیس ان کے تحفظ کے لیے موجود ہوتی ہے۔

مولانا شبلی نعمانی کی پڑپوتی ہونے کا دعوی کرنے والی اسرٰیٰ نعمانی کی پیدائش ہندوستان میں ہوئی لیکن ابھی وہ پانچ چھ سال کی ہی تھی کہ اس کے والدین اس کو لے کر امریکا آ گئے۔ اسی اسرٰیٰ نعمانی کے ساتھ ایسے ایسے واقعات وحقائق

منسوب ہیں کہ جن کو بیان نہ کرنا ہی بہتر ہے لیکن وہ پوشیدہ نہیں ہیں امریکی میڈیا میں سب کچھ موجود ہے احادیث کی کتب میں ام حمید ساعدیہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ مذکور ہے آپ ایک انصاری صحابیہ ہیں خیر القرون ہے اور ہر طرف نیکی کا دور دورہ ہے۔

ام حمید ساعدیہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرا دل چاہتا ہے کہ میں مسجد نبوی میں آ کر نماز ادا کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں میری نماز ادا ہو لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔(صلوتک فی دارک خیر من صلوتک فی مسجدی ھذا۔ ''تیرا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد (نبوی) میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔'' پھر فرمایا: وصلوتک فی بیتک خیر من صلوتک فی دارک ''اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر گھر کے دالان میں نماز پڑھنا ہے''۔ پھر فرمایا: وصلوتک فی مخدعك خير من صلوتك في بيتك۔ ''اور گھر میں بھی اندر کی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا افضل ہے گھر کے دالان میں نماز پڑھنے سے۔''

مجھے امینہ ودود کی نماز جمعہ کی امامت اور جماعت میں شریک خواتین وحضرات کے سترہ فوٹو موصول ہوئے تھے۔

کس طرح جوان خواتین وحضرات ایک دوسرے کے پہلو بیٹھے ہوئے ڈاکٹر امینہ ودود کا خطبہ سن رہے ہیں اور کس طرح ایک دوسرے کے کاندھے سے کاندھا ملا کر اور ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر نماز پڑھ رہے ہیں اور کس طرح نماز کے بعد دعا مانگ رہے ہیں۔

ابھی نیویارک میں امینہ ودود کی امامت کی بازگشت جاری تھی کہ اطلاع آئی کہ 25 مارچ 2005ء کو کینیڈا میں سلیمہ علاؤالدین نامی خاتون نے جمعہ کی نماز کی مخلوط جماعت کی امامت کی ہے جس میں دوسو کے قریب خواتین وحضرات نے شرکت کی، ہندوستان میں مالابار کے علاقے میں مسلم خواتین اپنی علیحدہ مسجد، مسجد النساء بنانے کے متعلق سوچ و بچار کر رہی ہیں، ہالینڈ کے دارالحکومت ایمسٹرڈم میں پچھلے دنوں مسلم خواتین کی مسجد کا افتتاح ہو چکا ہے جس میں مؤذن اور امام کے طور پر خواتین کا تقرر کیا جا چکا ہے اس مسجد کا افتتاح متنازع مصری ادیبہ نول السعادی نے کیا ہے جس پر قاہرہ کی ایک عدالت میں اسلام سے برگشتگی اور ارتداد کا مقدمہ چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلم امہ کو ان نسوانی فتن سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

نیویارک کے باسی پاکستان کے معروف شاعر خالد عرفان کا قطعہ بھی پڑھ لیجئے وہ عورت کی امامت کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

عورت کی قیادت بھی راس آئی نہیں ہم کو
عورت نے بہت کی ہے مردوں کی حجامت تک
مردوں کو ملا کیا ہے؟ مردوں کو ملے کیا کیا؟
عورت کی حکومت سے عورت کی امامت تک